روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸ منگل ۱۹- شعبان ۱۴۱۴ھ 'یکم- تبلیغ ۱۳۷۳ ھش 'یکم- فروری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی دعا اور تدبیر سے کام لیتا ہے

تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہو گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی در حقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں' جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد ازار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ طبیبوں نے ایک مرض لکھی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ انسان جب چھینک لے تو اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۴)

اللہ تعالیٰ کی رضا اور حقیقی مسرتوں کو حاصل کرنے کا طریق

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ کی رضا اور حقیقی مسرتوں کو اور خوشیوں کو اور کامیابیوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کا طریق کیا ہے۔ اور وہ کونسی ہستی ہے جو ہمیں زیادہ سے زیادہ عطا دے سکتی ہے چنانچہ ان آیات میں جو میں نے ابھی تلاوت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (یقیناً اللہ تعالیٰ کے پاس اجر عظیم ہے) یعنی تمہاری اس خواہش کی تکمیل اس ہستی سے وابستہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہاری قوتوں اور ضرورتوں کا علم رکھتا ہے اور وہ ہر قسم کی قوت اور قدرت اور تصرف کا مالک ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے آگے انہونی ہو یا جو اس کی قدرت میں نہ ہو۔ یا جو اس کے تصرف سے باہر ہو وہ اللہ ہے۔ تمام صفات حسنہ سے متصف اور ہر قسم کی کمزوری اور ضعف سے پاک اور مطہر' پس تمہاری اس خواہش کی تکمیل کہ تم ترقیات میں' تم رفعتوں کے حصول میں۔ تم حقیقی عزتوں کے پانے میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ سوائے اللہ کے اور کہیں سے نہیں ہو سکتی۔ وہی ہے جو اس خواہش کی تکمیل کر سکتا ہے۔ وہی ہے جس کے قرب کی راہیں' جس کے وصال کی منازل غیر متناہی ہیں۔ ہر منزل کے بعد ایک دوسری منزل' ہر قرب کے بعد ایک ارفع۔ زیادہ حسین' زیادہ لذت اور سرور والا قرب کہ جس کی کیفیت ہماری زبان بیان نہیں کر سکتی لیکن بہرحال ہم نے اپنی زبان ہی میں بیان کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ تم اس کی توفیق سے یہ ساری چیزیں حاصل کر سکتے ہو پس وہ جو خود محدود ہے وہ تمہاری اس غیر محدود خواہش کی تکمیل کیسے کر سکتا ہے۔ خود تمہاری عقل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ دنیا ایک لامحدود دنیا ہے۔ دنیا کے اموال محدود۔ دنیا کی عزتیں محدود۔ دنیا کے اقتدار محدود غرض محدود اشیاء ایک غیر محدود خواہش کی تکمیل کر ہی نہیں سکتیں۔ بڑی غیر معقول بات ہوگی۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ایک محدود غیر محدود کی تکمیل کا اہل ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے اندر غیر محدود اور لامتناہی ترقیات کی خواہش پیدا کی گئی ہے اگر تم اپنی اس فطری خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اس پاک ذات سے تعلق قائم کرنا پڑے گا جو ہر لحاظ سے اور ہر جہت سے غیر محدود ہے اس کی حد بست نہیں کی جا سکتی۔ اور وہ اللہ ہے۔

(از خطبہ ۲۳- جنوری ۱۹۷۰ء)

☆ ☆ ☆

خدا تعالیٰ کی محبت' اسی کا خوف' اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کمپیوٹر سائنٹسٹس' کمپیوٹر انجینئر ایسوسی ایشن

○ تمام احباب جماعت جو مندرجہ بالا فیلڈز میں B.Sc یا اس سے زائد ڈگری رکھتے ہوں یا کسی مستند ادارہ سے کم از کم دو سالہ ڈپلومہ / سرٹیفکیٹ کورس مکمل کیا ہو سے درخواست ہے کہ اپنے کوائف (نام' ولدیت' موجودہ پتہ' فون نمبر' تعلیم' فیلڈ' تعلیمی ادارہ کا نام) سے ۱۵ مارچ ۱۹۹۴ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

مرزا غلام قادر
معرفت وکالت مال ثانی تحریک جدید انجمن احمدیہ
ربوہ- پاکستان

شکریہ احباب

○ محترمہ رشیدہ بیگم چوہدری وحید سلیم ایڈووکیٹ لاہور تحریر فرماتی ہیں :-

میرے شوہر چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب گذشتہ نومبر میں دل کے حملہ میں اچانک وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات پر عزیز و اقارب نے گھر پر تشریف لا کر ہر طرح سے دل جوئی اور غم خواری کی اور پھر پاکستان اور بیرون ملک سے بذریعہ خطوط اور ٹیلی فون تعزیت فرمائی۔ میں اور میرے بچے ان کے لئے ممنون و شکر گزار ہیں میرا خیال تھا کہ میں خطوں کے ذریعہ فرداً "فرداً" جواب دوں گی مگر شدید غم اور مہمانوں کی آمد و رفت کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو سکا اس لئے بذریعہ الفضل سب کی تعزیت اور ہمدردی کے اظہار پر شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

سب سے بڑھ کر ہمارے لئے تسلی کا باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی شفقت و نوازش نامہ تھا۔ جس نے ہمارے اس کڑے امتحان میں مرہم کا کام دیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے وہ چوہدری صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

یکم / تبلیغ ۱۳۷۳ھش

یکم / فروری ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت مسیح موعود- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے- فرماتے ہیں-

○ یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے- اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے- مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے- مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پاگئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے- مبارک تم جب تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا- گناہ اور یقین دنوں جمع نہیں ہو سکتے-

○ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں- ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بدی میں ایک زہریلی خاصیت ہے کہ وہ ہلاکت تک پہنچاتی ہے- اسی طرح ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ نیکی میں ایک تریاقی خاصیت ہے کہ وہ موت سے بچاتی ہے مثلاً گھر کے تمام دروازوں کو بند کر دینا یہ ایک بدی ہے جس کی لازمی تاثیر یہ ہے کہ اندھیرا ہو جائے- پھر اس کے مقابل پر یہ ہے کہ گھر کا دروازہ جو آفتاب کی طرف ہے کھولا جائے اور یہ ایک نیکی ہے جس کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ گھر کے اندر گم گشتہ روشنی واپس آجائے-

○ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے (-) دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیّت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے- پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی-

○ جس قدر خدا کے راستباز بندے اپنے پاک اعمال اور صدق و وفا کے ساتھ اس کی طرف حرکت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی پہلی ہستی سے مرجاتے ہیں خدا بھی ان کی طرف اکرام اور نصرت کے ساتھ حرکت کرتا ہے یہاں تک کہ اپنی نصرت اور حمایت اور غیرت کو ان کے لئے ایسے دکھاتا ہے کہ وہ معمولی طور پر نہیں بلکہ وہ نصرت خارق عادت طور پر ہوتی ہے-

○ "اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے-

یہ مرغِ باد نما کیا ہے؟ میرا دل ہو گا
ہو ارتعاش ذرا سا تو یہ دھڑکتا ہے
ہوائے حرص و ہوس اس کی جان لیوا ہے
ہوا چلے تو یہ بسمل بہت پھڑکتا ہے

ابوالاقبال

○

کیوں دعا بااثر نہیں ہوتی
"شامِ غم کی سحر نہیں ہوتی"

نام تیرا پکار لیتا ہوں
دل کو تسکیں اگر نہیں ہوتی

دل میں طوفاں کوئی اٹھا ہو گا
بے سبب آنکھ تر نہیں ہوتی

آرزو عشق میں اگر نہ جلے
زندگی معتبر نہیں ہوتی

عمر چپ چاپ بیت جاتی ہے
آدمی کو خبر نہیں ہوتی

ہے تلاشِ بہار میں خوش بو
پر مری ہم سفر نہیں ہوتی

خاک ہو کر کہیں بکھر جاتا
تیری رحمت اگر نہیں ہوتی

کون سی آفتِ زمانہ ہے
جو مری جان پر نہیں ہوتی

چھوڑ! رسمِ سلام' رہنے دے!
پرسشِ غم اگر نہیں ہوتی

جو منیرہ تمہارے دل میں ہے
وہ خلش کیوں اُدھر نہیں ہوتی

سیدہ منیرہ ظہور

○ اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا وارثان ایسے حالات میں کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد حسب وصیت ادا کرنا لازم ہو گا اور ایسی جائیداد بصورت وفات موصی کا ترکہ شمار ہو گی-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ڈاکٹر صلاح الدین - نیویارک ـــ اظہر اقبال سیفی - ربوہ

فضل عمر ہسپتال - ایک جائزہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نے احمدیہ اوپن میرٹ سکالرشپ اور حکومت برطانیہ کا اوورسیز ریسرچ ایوارڈ حاصل کر کے ایسکس یونیورسٹی انگلینڈ سے انسانی لحمیات اور ان سے متعلق بیماریوں پر ریسرچ کر کے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے امریکہ کی مشہور کولڈ سپرنگ ہاربر لیبارٹری نیویارک سے پوسٹ ڈاکٹرل فیلوشپ حاصل کر کے وائرس کی نشوونما میں انسانی لحمیات کے کردار پر ریسرچ کی۔

مکرم اظہر اقبال صاحب سیفی نے سیلفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ سے ماڈرن فزکس میں ایم۔ایس سی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

چند روز ہوتے امریکہ سے ربوہ آیا تو ایڈیٹر صاحب الفضل سے جو کہ میرے محترم استاد بھی ہیں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ برطانیہ اور امریکہ میں ریسرچ کا پوچھتے رہے۔ باتوں باتوں میں ذکر ہوا کہ وہاں کے ہسپتالوں اور یونیورسٹیوں میں بیماریوں کی وجوہات اور ان کے علاج دریافت کرنے پر بہت ریسرچ ہوتی ہے۔ فزیشنز۔ سرجنز۔ ڈینٹسٹ۔ فارماسسٹ اور سائنسدان ایک ہی لیبارٹری میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ کولڈ سپرنگ ہاربر لیبارٹری نیویارک جہاں سے میں نے ڈاکٹریٹ کے بعد فیلوشپ کی۔ میری دائیں طرف ایک فزیشن ہسپتال سے آکر کینسر پر ریسرچ کرتا تھا اور بائیں طرف ایک ڈینٹسٹ تھا جو کہ تھوک میں شامل کیمیاوی اجزاء کو الگ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ دانتوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ہسپتالوں سے خون اور کینسر کے نمونے آتے جن پر ریسرچ ہوتی۔ اکثر مختلف ہسپتالوں اور لیبارٹریوں میں آنا جانا رہتا۔ بات ختم ہوئی تو سیفی صاحب نے لوگوں کی صحت عامہ کے بارہ میں بات شروع کی۔ اور بڑی مہارت سے فرمائش کی کہ 'الفضل' کو فضل عمر ہسپتال میں جو سہولتیں میسر ہیں ان کے بارہ میں لکھ کر دیں تاکہ عوام فائدہ اٹھا سکیں۔ بہت معذرت کی مگر ایک نہ مانے۔ کہنے لگے اظہر اقبال کو بھی ساتھ کر دیتا ہوں۔ یہ پینل الفضل کی طرف سے ہو گا۔ اور کہا کہ محترم کرنل (ریٹائرڈ) ایاز محمود احمد خان صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کو کل ہی ملیں۔ کرنل صاحب سے ملاقات کر کے بتایا کہ الفضل کے کام کے لئے سیفی صاحب نے بھیجا ہے۔ تو بس اس انداز سے حوصلہ افزائی ہوئی جیسے کہ ایک ناکارہ گاڑی کو دھکا لگا کر منزل کی طرف روانہ کر دیا ہو۔ ہمارے ساتھ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب تھے۔ جو کہ ہسپتال کے مختلف شعبہ جات دکھانے لگے۔

فضل عمر ہسپتال کا نام جماعت اور غیراز جماعت دوستوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ ہسپتال حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خاص توجہ سے قائم ہوا اور حضور کے نام سے ہی منسوب ہے۔ یہ ہسپتال ارشاد خداوندی کے اس حکم کے پیش نظر بنایا گیا کہ جس نے ایک فرد کو زندہ کیا اس نے گویا ساری انسانیت کو زندہ کیا۔

مخلوق خدا سے ہمدردی کا ایک طریق بیماروں کی دیکھ بھال۔ ان کی عیادت و تیمارداری، انہیں ہر ممکن علاج مہیا کرنا اور صحت یابی کے مراحل طے کرنے میں ان کو مدد دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بیمار کا علاج ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء رکھی ہے۔ پس اگر بیماری کی صحیح دوا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اچھا ہو جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بنیادی مقاصد میں مخلوق خدا سے ہمدردی اور ان کی مصیبتوں کو دور کرنا شامل ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں یہ شامل ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔

چنانچہ فضل عمر ہسپتال کی بنیادی غرض انسانیت کی بلا تمیز رنگ و نسل اور مذہب و ملت خدمت بجا لانا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آغاز امامت ہی سے ہسپتال کی ترقی کے لئے ذاتی دلچسپی لی۔ اور اپنی ہدایات اور راہنمائی سے نوازا۔ اسی سلسلہ میں حضور نے برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء پر فرمایا:۔

"خواہش یہ ہے اور دعا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہسپتال بہترین ہسپتال ہو۔ کارکنوں کے اخلاق کے لحاظ سے بھی اور کردار کے لحاظ سے بھی کہ وہ اپنے مریضوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور دوا پر انحصار نہ کرنے والے ہوں۔ اس لحاظ سے غریب کی گہری ہمدردی پائی جاتی ہو۔ اس لحاظ سے بھی کہ فنی ماہرین بھی یہاں چوٹی کے ہوں۔

(الفضل ۱۲۔اپریل ۱۹۸۴)

پوری دنیا میں بنیادی طور پر ہسپتال بیماروں کے علاج کے لئے ہی بنائے جاتے ہیں۔ مگر اکثر ہسپتال اس بنیادی مقصد کے علاوہ پیسہ کمانے کا ذریعہ بھی ہوتے ہیں۔ امریکہ میں کئی ہسپتال نان پرافٹ آرگنائزیشن (یعنی بغیر منافع کمائے) چلاتی ہیں۔ مگر وہاں بھی ہسپتال چلانے کا اکثر بوجھ مریضوں کو ہی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک میں اور دوسرے ترقی پذیر ممالک میں اکثر سرکاری ہسپتال ہوتے ہیں۔ جن کا خرچ سرکار برداشت کرتی ہے۔ مگر اس کے برعکس فضل عمر ہسپتال کو چلانے کے لئے ایک کثیر رقم صدر انجمن احمدیہ خرچ کرتی ہے۔ اور مخیر حضرات بھی اس کی اعانت کے لئے دل کھول کر عطیات عنایت فرماتے رہتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ گذشتہ سال فضل عمر ہسپتال پر تقریباً ایک کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ جو مریض علاج کا خرچ بالکل برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ اور جن لوگوں میں جتنی استطاعت ہے وہ اس کے مطابق بخوشی ادائیگی کر سکتے ہیں۔

ہسپتال کی کارکردگی

ترقی یافتہ ممالک میں جتنے بھی ہسپتال کامیابی سے چل رہے ہیں ان ہسپتالوں کی کارکردگی کا ڈھانچہ دو بڑے شعبوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

۱۔انتظامیہ ۲۔طبی شعبہ جات

۱۔انتظامیہ فضل عمر ہسپتال کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے انتظامی شعبہ جات کی مؤثر نگرانی کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ۱۹۸۷ء میں ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ منظور فرمایا۔ انتظامیہ کے سپرد فضل عمر ہسپتال سے متعلق ہدایات اور پالیسیوں پر عمل درآمد کرنا، روزمرہ کی ضروریات پورا کرنا، ہسپتال کے آمد و خرچ کا حساب رکھنا شامل ہے۔

کسی بھی ہسپتال کو احسن طریق پر چلانے کے لئے اس کا مالیاتی نظم و نسق (financial discipline) کامیابی کی کنجی ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہسپتال کی موجودہ انتظامیہ نے اس شعبہ میں کئی اصلاحات کر کے ایک مالیاتی حکمت عملی کا عمدہ نظام وضع کیا جس میں بجٹ کا طریق کار، بجٹ کی منصوبہ بندی، وصولی کا طریق کار اور دیگر نظام حسابات کو قائم کیا۔ اس سارے نظام کو قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ علاج معالجے کے اعلیٰ معیار کے ساتھ اس پر اٹھنے والے اخراجات کو کم سے کم رکھنے کی کوشش کرے۔ اس بارہ میں قارئین کی خدمت میں علیحدہ مضمون پیش کیا جائے گا۔

طبی شعبہ جات طبی شعبہ جات کے ذمہ مریضوں کو تمام تر طبی سہولتوں کی فراہمی ہے۔ ہسپتال کے عملہ میں یورپ کے تربیت یافتہ سپیشلسٹ شامل ہیں۔ اور تمام عملہ محض خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنے فرائض بجالاتا ہے۔ اس شعبہ میں کام کرنے والوں کا ماٹو آمد نہیں بلکہ خدمت اور دعا ہے۔

ہسپتال کی ترقی فضل عمر ہسپتال کی ترقی کو جانچنے کے لئے کئی معیار مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ نئے دور کی ایجادوں کے ساتھ یہاں بھی کتنی ترقی ہوئی۔ چنانچہ اس پہلو سے گذشتہ چند سالوں میں جو ترقی ہوئی وہ بتانے کی کوشش کی جائے گی۔

دنیا میں کسی بھی ہسپتال کی مشہوری یا مریضوں کا اعتماد مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہوتا ہے۔

۱۔ ہسپتال کی لیبارٹری کیسی ہے۔ اور وہاں جدید طریقوں سے ٹسٹ کئے جاتے ہیں یا نہیں۔

۲۔ ڈاکٹرز جو ہسپتال میں کام کرتے ہیں ان کا تعلیمی معیار کیا ہے اور مریضوں سے ان کا رویہ کس قسم کا ہے۔

۳۔ اگر مریض کو ہسپتال میں داخل ہونے کی ضرورت پیش آئے تو سہولتیں کیسی ہیں۔ اور خاص طور پر نرسنگ کیئر کیسی ہے۔

۴۔ خاص کر ہمارے ملک میں یہ بھی دیکھا جانا ضروری ہے کہ ایمرجنسی ادویات ہسپتال کی فارمیسی میں موجود ہیں کہ نہیں۔

مندرجہ بالا نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کا سروے کیا گیا۔ چونکہ میرا تعلق نہ تو فضل عمر ہسپتال کے عملہ سے ہے۔ اور نہ ہی الفضل سے۔ یہ ایک غیر جانبدارانہ تجزیہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ ترقی اور اصلاح کی گنجائش ہر وقت ہی رہتی

ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ کم سے کم خرچ کر کے بہترین نتائج حاصل ہوں۔

کلینکل لیبارٹری

CLINICAL LABORATORY

کسی بھی ہسپتال میں ایک اچھی لیبارٹری کا موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ ایک اچھی لیبارٹری ہسپتال کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ اور لیبارٹری بروقت صحیح اور درست (Accurate) رزلٹ دے گی تو ڈاکٹرز کو بیماریوں کی تشخیص کے لئے کافی حد تک مدد ملیگی۔ ایک اچھی لیبارٹری میں نئی اور اعلیٰ قسم کی مشینیں موجود ہوں۔ ان کو چلانے کے لئے اعلیٰ تربیت یافتہ عملہ جو کہ لیبارٹری ٹیکنیشن اور لیبارٹری اسسٹنٹ پر مشتمل ہو۔ پھر اس لیبارٹری کی مہارت۔ صفائی۔ اور باقی ساز و سامان کس قسم کا ہے۔ ان تمام امور کو مد نظر رکھتے ہوئے پورا ایک دن فضل عمر ہسپتال کی لیبارٹری کو دیکھا۔ لیبارٹری کی نگرانی کے فرائض ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرانجام دیتے ہیں۔

کلینکل لیبارٹری کی سہولت کو مزید بہتر بنانے کے لئے موجودہ انتظامیہ کی مدد مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب (ایم فل ' ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایس۔ پیتھالوجی) نے کی۔ اور لیبارٹری کے نظام کو دوبارہ منظم اور جدید طریقوں پر چلانے کے لئے قلیل المیعاد منصوبہ بنایا گیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سال میں مکمل ہو گیا۔ اس کا مقصد ہسپتال میں ایک ایسی لیبارٹری کا قیام تھا جو کہ جدید طرز پر قائم کی گئی ہو تاکہ صحیح تشخیص اور اچھے انتظام کے تحت خطرناک بیماریوں کا سبب معلوم کرنے میں مکمل طور پر مددگار ہو۔ اس منصوبہ کے تحت لیبارٹری کے لئے ہسپتال میں ایک نئی دو منزلہ عمارت بنائی گئی ہے۔ گراؤنڈ فلور پر مریض پرچی لے کر آتے ہیں جن کو کوئی ٹسٹ کرانا ہوتا ہے۔ اور بالکونی میں رکھی ہوئی نشستوں پر بیٹھ کر اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں۔ خواتین و حضرات کے لئے علیحدہ انتظار کے لئے نشستیں بنائی گئی ہیں۔ پھر مریض کو کمرہ کے اندر بلا کر جس چیز کا ٹسٹ کرنا ہوتا ہے اسکا نمونہ لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر خون۔ پیشاب۔ بلغم۔ تھوک یا کوئی اور ٹسٹ۔ نمونہ جات یعنی (Sample) لینے کے لئے پچکاریاں (Syringes) ایک ہی مرتبہ استعمال کر کے پھینک دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد یہ نمونے لیبارٹری کی بالائی منزل پر ٹسٹ کی غرض سے لے جائے جاتے ہیں۔ اس منزل پر لیبارٹری کے تین سیکشن ہیں جو کہ علیحدہ کمروں میں قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ بائیو کیمسٹری Biochemistry
۲۔ مائیکروبیالوجی Microbiology
۳۔ ہیماٹولوجی Haematology

یہ تینوں سیکشن تقریباً ۱۳۰ مختلف ٹسٹ کرنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ جس کے لئے نیا سامان اور مشینیں خریدی گئی ہیں۔

اوپر والے فلور پر پہلا کمرہ بائیو کیمسٹری کا ہے۔ جن شیلفوں پر مشینیں رکھی ہیں بہت خوبصورتی سے بنائے گئے ہیں۔ تمام مشینیں نئی خریدی گئی ہیں سب سے پہلے ایک مشین ہے جس کو کلینکل فلیم فوٹومیٹر (Clinical Flame Fotometer) کہتے ہیں۔ یہ امریکہ کی مشہور کمپنی (Corning) کی بنی ہوئی ہے۔ اس مشین کی مدد سے خون اور دوسرے مائع کے نمونوں میں نمکیات کی مقدار معلوم کی جاتی ہے جن میں سوڈیم۔ پوٹاشیم اور دوسرے نمکیات شامل ہیں۔ اس مشین کے بعد واٹر باتھ رکھا ہوا ہے یہ جرمنی کا بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر ہر وقت پانی گردش کرتا رہتا ہے۔ اس پانی کا درجہ حرارت ضرورت کے مطابق کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔ اکثر ٹسٹ کرنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس نمونہ کو ایک مقررہ وقت کے لئے ایک خاص درجہ حرارت پر رکھیں۔

اس کے بعد وہ مشین رکھی ہوئی ہے جس کو مائیکرولیب (Microlab) کہتے ہیں۔ یہ مرک (Merck) جرمنی کی بنی ہوئی کمپیوٹرائزڈ مشین ہے۔ جس کے ساتھ پرنٹر بھی نصب ہے۔ یہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے میں خریدی گئی ہے۔ یہ مشین خون میں شوگر۔ یورک ایسڈ۔ کولسٹرول۔ پروٹین اور کیلشیم وغیرہ کی مقدار معلوم کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کمرہ کے ایک کونے میں بڑا ریفریجریٹر رکھا ہوا ہے۔ جس میں وہ ادویات اور کیمیکلز رکھے ہوتے ہیں جو کہ عام درجہ حرارت پر رکھنے سے کارگر (Active) نہیں رہتے۔

اس کے ساتھ والا کمرہ مائیکروبیالوجی سیکشن کا ہے۔ جہاں پیشاب اور پاخانہ وغیرہ ٹسٹ کئے جاتے ہیں۔ یہاں پر کلچر (Culture) کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ کلچر سے مراد یہ ہے کہ اگر پیشاب یا خون وغیرہ میں انفکشن کا خطرہ ہو تو تھوڑا سا نمونہ لے کر ان کو ایسے ماحول اور غذا میں رکھا جاتا ہے کہ خوردنی جراثیم (Bacteria) وغیرہ جلدی جلدی نشوونما پائیں۔ مثال کے طور پر بیکٹیریا کی تعداد ۲۰ منٹ میں دوگنا ہو جاتی ہے۔ اگر ۲۴ گھنٹے ان کو کلچر کیا جائے تو ان کی تعداد لاکھوں میں ہو جائے گی۔ اور یہ معلوم کرنا آسان ہو گا کہ ان کا تعلق کس گروہ سے ہے۔ اس کے بعد یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کونسی اینٹی بائیوٹک (Antibiotic) ان کو ختم کرنے میں زیادہ موثر ہے۔ یہ شعبہ اس بات کا بھی خیال رکھتا ہے کہ ہسپتال اور گردونواح کے علاقہ میں اینٹی بائیوٹک مزاحمت (Antibiotic Resistance) کا مکمل ریکارڈ رکھے۔ اور اس کے مطابق موثر ادویات کے استعمال کا مشورہ دے۔

اس سے اگلے کمرہ میں ہیماٹولوجی کا سیکشن ہے۔ جو کہ خون میں مختلف خلیوں کی مقدار' خون کا جمنا خون کے گروپ وغیرہ کے ٹسٹ کرنے کے لئے ہے اس سیکشن میں جاپان کی (Nikon) کی بنی ہوئی خوردبین ہے۔ اس کے علاوہ (Sterlized) کرنے کی مشین پانی کشید کرنے کی مشین 'انکوبیٹر' اور ایک نہایت ہی حساس الیکٹرانک ترازو (analytical balance) ہے۔

یہ سب مشینیں اور آلات دیکھنے کے بعد ہر دیکھنے والا اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ عمارت بھی اچھی ہے۔ تمام ضروری سامان بھی موجود ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کو چلانے والا عملہ کتنا تجربہ کار ہے۔ اور ان سب کاموں کی نگرانی کیسی ہے۔ اس سارے شعبہ کی نگرانی ایک کنسلٹنٹ پیتھالوجسٹ جو کہ ایم آر سی پیتھالوجی یا ایف۔ سی۔ پی۔ ایس پیتھالوجی گاہے بگاہے اپنے مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ حال ہی میں ایک ڈاکٹر کی تقرری ہوئی ہے جو کہ اس فیلڈ میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ بائیو کیمسٹ۔ چیف ٹیکنالوجسٹ اور لیبارٹری ٹیکنیشنز ہیں۔ ان میں محمد انعام یوسف صاحب کو بیس سال کا تجربہ ہے۔ مکرم محمد خان صاحب۔ ناصر احمد صاحب۔ نسیم احمد صاحب یہ سب اچھے اداروں اور ہسپتالوں سے تربیت لے کر یہاں کام کر رہے ہیں۔

ٹسٹوں کا معیار اور کارکردگی

ہسپتال کی اس لیبارٹری میں روزانہ اوسطاً "۲۰۰ کے قریب (Samples) ٹسٹ کے لئے آتے ہیں۔ اکثر ٹسٹ کی رپورٹ اگر نمونہ صبح دیا جائے تو دوپہر تک تیار ہو جاتی ہے۔ البتہ کلچر ٹسٹ کے لئے تو کم از کم ۲۴ سے ۴۸ گھنٹے کا وقت درکار ہوتا ہے۔

کسی بھی لیبارٹری کے ٹسٹ اور رزلٹ کا معیار مختلف زاویوں سے معلوم کیا جاتا ہے۔ میں نے خود بھی بائیو کیمسٹری اور کلچر کرنے کی تربیت برطانیہ سے حاصل کی تھی اس لئے اس معیار کو مد نظر رکھا۔ جب ٹسٹ کرنے کے لئے نمونہ (Sample) لیا جاتا ہے تو اس ٹیوب شیشی یا ڈش کا بہت ہی صاف ہونا ضروری ہے۔ جب میں نے برطانیہ میں یہ ٹریننگ لی تو پہلی ہدایت یہ تھی کہ پہلے گلاس ویئر (شیشہ سے بنے ہوئے تمام سامان) کو (Bleach) میں ڈالیں تاکہ سب جراثیم مر جائیں۔ پھر جو گند وغیرہ لگا ہوتا ہے اس کی صفائی کے لئے صابن کے پانی (Detergent) میں ڈالیں۔ پھر عام پانی یعنی (Tap Water) سے تین مرتبہ دھوئیں۔ اور آخری دھلائی دو مرتبہ کشید شدہ پانی سے تین مرتبہ دھوئیں۔ میری پروفیسر بار بار تاکید کرے کہ تین مرتبہ دھونا ہے۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ اگر تین مرتبہ نہ دھوئیں تو کچھ نمکیات اور (Ions) وغیرہ رہ جاتے ہیں اس لئے جو انسانی خلیے کلچر کرنے ہوتے ہیں وہ اچھی طرح نشوونما نہیں کرپاتے۔ اور یہی تجربات نے ثابت کیا ہے۔ اور یہی طریق لیبارٹری میں اپنایا گیا ہے۔ میں بہت خوش ہوا کہ راز کی بات پتہ چل گئی۔ مجھے آج تک وضو کرتے وقت ہر عمل کو تین مرتبہ کرنے کی فلاسفی سمجھ نہ آئی تھی۔ برطانیہ آکر وہ بھی ٹشو کلچر (Tissue Culture) لیبارٹری نے یہ معمہ حل کر دیا۔ کہ مکمل صفائی کے لئے ہر چیز کو تین مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ کتنا احسان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم انسانوں پر کہ چودہ سو سال قبل مکمل صفائی کے طریق بتائے۔

تو جی بات ہو رہی تھی ہسپتال کی لیبارٹری کی۔ تو یہاں بھی شیشے کا سب سامان اچھی طرح دھو کر (Sterlize) کیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ نمونہ لینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اس لیبارٹری کے دیئے ہوئے رزلٹ کتنے (Reliable) ہیں۔ ان کو شوگر۔ یورک ایسڈ اور پروٹین کے مختلف نمونے دیئے گئے اور یہی نمونے لاہور اور کراچی کی مشہور لیبارٹریوں سے ٹسٹ کروائے گئے۔ ان تمام کے رزلٹ ایک جیسے ہی تھے۔ میں نے اپنی شوگر اور کولسٹرول اور ایک خامرہ (الکلائن فاسفیٹیز) فضل عمر سے ٹسٹ کروایا۔ اور یہی ٹسٹ نیویارک کی مشہور زمانہ (S.K.•Beecham Lab) سے کروائے اور پھر کراچی کی آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کی لیبارٹری سے کروائے تینوں رزلٹس میں

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

دو پیارے بھائی ۔ دو قیمتی کتابیں

محترم میاں شریف احمد صاحب ۔ سید سخاوت شاہ صاحب

چند دن ہوئے الفضل میں میاں صاحب کا ذکر خیر شائع ہوا تھا۔ میاں صاحب کے ساتھ کراچی میں تھوڑا عرصہ رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ آپ وزارت خارجہ کی ملازمت کے سلسلہ میں لمبا عرصہ بیرونی ممالک رہے تھے۔ وہاں کے واقعات اور تجربات بیان کرتے اور پاکستان میں اصلاح و بہتری کے متعلق بہت مفید باتیں بیان کیا کرتے تھے۔ طبیعت میں نفاست اور سلیقہ تھا جو ان کی ہر بات اور ہر حرکت میں نمایاں ہوتا۔ ایک دفعہ میاں صاحب میرے کمرے میں تشریف لائے۔ میز پر اخبار پڑا تھا۔ (خاکسار انگریزی زبان سیکھنے کے شوق میں ڈان اخبار پڑھنے کی کوشش کیا کرتا تھا) میاں صاحب اخبار پڑھنے لگے۔ اخبار پڑھتے پڑھتے انہوں نے نظر اٹھا کر پہلے میز پر رکھی میری کتابوں پر ایک نظر ڈالی پھر الماری کی طرف دیکھا اور بغیر کچھ کہنے یا بولنے کے پھر پڑھنے لگ گئے۔ میں نے الماری میں سے ڈکشنری نکال کر ان کے سامنے رکھ دی۔ بہت زیادہ خوش ہوئے ڈکشنری میں سے مطلوبہ لفظ تلاش کیا۔ کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں اور وہ بالا خانہ پر جہاں ان کی رہائش تھی تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی کام سے باہر جانے کے لئے نیچے آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک ضخیم خوبصورت امریکن ڈکشنری تھی جسے وہ میری میز پر رکھ کر چلے گئے۔ میں اس کتاب سے استفادہ کرتا رہا۔ محترم میاں صاحب کراچی سے جانے لگے تو میں نے انہیں یاد دلایا کہ آپ کی کتاب میرے پاس ہے اور وہ کتاب انہیں واپس دینا چاہی جس پر انہوں نے اپنی مخصوص دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا کہ وہ تو آپ کی کتاب ہے۔ میں نے واپس لینے کے لئے تو نہیں دی تھی۔ میں ان کی اس مفید کتاب سے اب بھی استفادہ کرتا اور ان کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بلند درجات عطا فرماوے۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ عربی زبان کی ایک بہت عمدہ لغت بھی مجھے کراچی میں تحفہ میں ملی تھی۔ ہوا یوں کہ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے اور اپنے دفاتر میں ضروری تربیت حاصل کرنے کے بعد خاکسار کا پہلا تقرر' پاکستان کی ایک بڑی جماعت کراچی میں ہوا۔ وہاں جن احباب سے دوستی و تعارف کی خوشی حاصل ہوئی ان میں ایک نوجوان سید سخاوت شاہ صاحب بھی تھے۔ وہ ان دنوں مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ اصلاح و ارشاد کے انچارج تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ ہنس مکھ خوش طبع نوجوان حضرت ملک سیف الرحمان .... کے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم ایسے ماحول میں میسر آئی جو جماعت کا بہت شدید مخالف تھا مگر فطری سعادت کی وجہ سے کشاں کشاں احمدیت کی طرف آگئے۔ اس سفر میں انہیں بہت مشکلات و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ علاقہ کے بعض مشہور علماء سے بھی گفتگو ہی نہیں مخالفانہ طرز عمل کا نشانہ بننا پڑا۔ محترم شاہ صاحب نے بڑے خلوص و محنت سے جماعت کی خدمت کو اپنا شعار بنالیا۔ دفتری اوقات کے بعد احمدیہ ہال پہنچ جاتے اور جماعتی کاموں میں رات گئے تک مصروف رہتے اور یہ کہنا کسی طرح بھی غلط نہ ہوگا کہ اپنے دفتر اور گھر سے زیادہ جماعت کو وقت دیتے۔ کراچی میں میرا قیام قریباً ۸ سال رہا اور مسلسل شاہ صاحب سے تعلق رہا۔ انہیں جماعتی روایات اور عربی علوم سیکھنے کا بہت شوق تھا۔ کئی دفعہ پڑھنا شروع کیا مگر جماعتی مصروفیات کی وجہ سے زیادہ وقت نہ دے سکے۔ میرے مشورہ پر انہوں نے عربی زبان کی ایک جدید لغت جو چار جلدوں پر مشتمل تھی خرید کی۔ اس سے کسی قدر استفادہ بھی کیا ہوگا مگر میرے کراچی سے تبادلہ کے وقت بڑے پیار سے وہ قیمتی تحفہ مجھے دیدیا ان کی یہ بہت پیاری یاد اور مفید علمی تحفہ ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔ سید سخاوت شاہ صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بلند درجات سے نوازے۔

بقیہ صفحہ ۴

یکسانیت ہے۔

لیبارٹری کی سہولتوں میں مزید اضافہ و ترقی سردست جن ٹسٹوں کی سہولت فضل عمر ہسپتال میں موجود نہیں۔ کوشش کی جارہی ہے کہ جلد از جلد ان سہولتوں میں اضافہ کیا جائے مزید مشینیں خریدی جائیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے

۱۔ ہیماٹولوجی سیل کاؤنٹر

(Haematology Cell Counter)

یہ مشین خون کے مختلف خلیات اور دوسرے اجزاء کا تجزیہ آٹومیٹک طریق پر کرتی ہے۔ تاکہ عام طریق پر ٹسٹ کرنے سے جو انسانی غلطی کا امکان ہے وہ بھی باقی نہ رہے۔ اور وقت کی بچت بھی ہو سکے۔

۲۔ کیمسٹری اینالائیزر

(Chemistry Analyzer)

خون کی کیمسٹری کے بے شمار ٹسٹ ہوتے ہیں۔ جن میں اضافہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سردست فضل عمر ہسپتال میں چند ایک ٹسٹوں کی سہولت ہے۔ یہ آٹومیٹک مشین خریدنے سے بہت سے مزید ٹسٹوں کی سہولت فراہم ہو جائے گی۔

۳۔ انتہائی خطرناک مریضوں کے لئے اور اپریشن کے بعد مریضوں کے خون میں گیس' تیزاب اور اساس کی مقدار پر متواتر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ جس کے لئے

۴۔ فضل عمر ہسپتال میں روزانہ خاصی تعداد ایسے مریضوں کی آتی ہے جنہوں نے اپنے خون میں گلوکوز کی مقدار معلوم کروانی ہوتی ہے کہ کہیں انہیں ذیابیطس کا خطرہ تو نہیں؟ اس مقصد کے لئے ایک مخصوص مشین کی ضرورت ہے جو کہ بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اس مشین کو گلوکوز اینالائزر کہتے ہیں۔

۵۔ بعض مریضوں میں خون کے رقیق مادہ (Serum) میں لحمیات' خامروں کی مختلف اقسام میں تبدیلی کو معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ٹسٹ کرنے کے لئے (Electrophoresis) کیا جاتا ہے۔ یہ سسٹم بھی لیبارٹری میں سیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔

۶۔ ایک اچھی اور جدید لیبارٹری میں دو شعبوں (بیکٹریالوجی اور ہسٹو پیتھالوجی) کا ہونا ایک ضروری جزو ہے۔ جہاں Biopsy' Cytology اور ان سے متعلق دوسرے ٹسٹ ہو سکیں۔ اس وقت ایسے تمام ٹسٹ لاہور سے کروانے پڑتے ہیں۔ ان شعبوں کو قائم کرنے کے لئے تمام مشینری' ساز و سامان اور ایک سپیشلسٹ کی ضرورت ہے۔ ان تمام مذکورہ سہولتوں کو فراہم کرنے کا منصوبہ تیار ہے۔ اور میرے اندازے کے مطابق اس کے لئے ایک خطیر رقم درکار ہوگی۔

محسن انسانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے" پر عمل کرتے ہوئے سال میں ایک مرتبہ اپنے خون میں گلوکوز' کولسٹرول وغیرہ کا ٹسٹ کروالیں تو کافی حد تک کینسر' ہارٹ اٹیک اور دوسری بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ تو کیوں نہ ہم ہسپتال کی ان سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں۔

○

چلے تھے گھر سے تو ہم درد کی دوا کے لئے
پڑے ہیں راہ میں تیری مگر دعا کے لئے

کبھی تو ٹوٹے گا نفرت کا یہ سکوت گراں
ترس گئے ہیں محبت کی اک صدا کے لئے

یہ سادہ شب کی سیاہی زمیں کو کھا جائے
نقاب رخ سے اٹھا دو ذرا خدا کے لئے

کوئی چراغ تو آندھی سے بچ ہی نکلے گا
جلا دیئے ہیں بہت سے دیئے ہوا کے لئے

زمیں کا سینہ تو شعلوں کی مثل جلتا رہا
ترس گئے ہیں ظفر ہم تو اک گھٹا کے لئے

چوہدری ظفراللہ خان ملہی

○

مت لفظوں کی منقار سے زخموں کو سیا کر
ممکن ہو تو کچھ مرہمِ عیسیٰ بھی عطا کر

دل ہے تو اسے دلبرِ جاناں پہ فدا کر
آنکھیں ہیں تو خوابوں کی تمنا بھی کیا کر

بُت بُغض و عداوت کے سبھی توڑ دے جا کر
پیدا تو زمانے میں محبت کی فضا کر

چھٹ جائیں جہالت کے اندھیرے یہ دُعا کر
عرفان کی شمع سے زمانے میں ضیاء کر

جیتے ہیں جو آلام کے کوہسار اٹھا کر
توقیر تو چل ان کو ذرا ساتھ ملا کر

سید اسرار احمد توقیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر-ایم اے ابلاغیات

وقار عمل-ضرورت وافادیت

ہندو تہذیب و تمدن نے برصغیر کے عوام پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ ذات پات کی اونچ نیچ نے معاشرے میں لوگوں کو مختلف درجوں اور مراتب میں تقسیم کر دیا۔ عرف عام میں بعض اونچے سٹیٹس کے لوگ کہلائے اور بعض محض کام کاج اور امراء کی خدمت کے لئے گرادنے گئے۔

ذات پات کے تصور کے ساتھ ساتھ جاگیردارانہ نظام نے بھی مساوات حقوق انسانی پر کاری ضرب لگائی۔ امیر طبقہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور غریب لوگ حقیر سمجھے جانے لگے۔ محنت و مشقت اور جفاکشی نچلے طبقے کا خاصہ خیال کیا جانے لگا۔ اسی لئے ان لوگوں کے لئے "کمّی" کی اصطلاح بھی نکال لی گئی یعنی یہ کام کرنے والے ہیں اس طرح بھی انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔

اس کے برعکس دین حق میں لوگوں کے درمیان درجہ بندی ذات پات یا جاہ و حشمت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ نیکی اور طہارت کی بنا پر رکھی گئی۔ افضل و اکرم وہی شخص ٹھہرے گا جو نیکی اور خوف میں بڑھ کر ہے۔ سرورِ کونین' وجۂ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نہ صرف اپنے کام اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے بلکہ رفاہ عامہ کے کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور خلق خدا کی بھلائی کے لئے اپنے پیروکاروں کو بھی تلقین عمل کی۔ غزوۂ خندق میں اپنے انصار کے ساتھ شانہ بشانہ کھدائی کرنا اس کی عملی تصویر ہے۔ گویا آپ نے نہ صرف خود کام کی عظمت کو زندہ کیا بلکہ اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تلقین کی۔

جماعت احمدیہ کام کی عظمت پر یقین رکھتی ہے۔ کسی بھی جائز کام کو حقیر نہیں سمجھتی بلکہ رفاہ عامہ کے تمام کاموں میں افراد جماعت بھرپور حصہ لے کر اس کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہو) نے جب خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا تو اس تنظیم کے ذمہ کئی ایک امور کی انجام دہی لگائی۔ ذیلی تنظیم کے مختلف شعبہ جات مقرر کئے تو اس کے مطابق تنظیمی ڈھانچہ مصروف عمل ہو گیا۔ ان میں ایک شعبہ وقار عمل کا بھی رکھا گیا۔ جو رفاہ عامہ کے کاموں کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ خدام میں محنت و مشقت اور جفاکشی پیدا کرنے کا موجب بننے والا تھا۔ جس کے ذریعہ جہاں ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کا مقصد کارفرما تھا وہاں لوگوں میں کام کی عظمت کو اجاگر کرنا بھی شامل تھا۔

وقار عمل کے نام میں اس موضوع کی عظمت پنہاں ہے۔ کام کا وقار بلند کرنا اس کا مقصد ہے۔ لوگوں کے اندر ہاتھ سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا تاوہ مشکل حالات میں کسی کے دست نگر نہ رہیں بلکہ اپنا روزگار خود تلاش کر لیں۔ اور لوگ کسی بھی جائز کام کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں اور کوئی بھی جائز کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ اس مضمون کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ تا افراد جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً وقار عمل کی اہمیت' ضرورت اور افادیت سے آگاہ کیا جائے۔

وقار عمل کی تحریک کا سب بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کام کرنے سے کسی بھی جائز کام کو حقیر اور ذلیل سمجھنے کا احساس جاتا رہتا ہے چونکہ ہمارے معاشرے میں خصوصاً محنت و جفاکشی کو غریب طبقہ کا کام سمجھا جاتا ہے اور دنیاوی نگاہ میں اس طبقہ کو معاشرے میں قابل ذکر مقام نہیں دیا گیا بلکہ لوئر کلاس سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے جب ہم وقار عمل کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کریں گے تو طبقاتی تقسیم جو مراتب اور مدارج کی بنا پر کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے احساس محرومی جنم لیتا ہے' وہ ختم ہو جائے گی اور معاشرے کے تمام طبقات میں ہم آہنگی' تعاون اور محبت کی فضا قائم ہو گی۔

جھوٹی عزت کا خیال ہمیں طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا کرتا ہے یہ کام کروں گا تو لوگ کیا کہیں گے۔ اس سے سستی اور کاہلی جنم لیتی ہے' جفاکشی اور محنت سے کنارہ کشی کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس وقار عمل کے ذریعہ جھوٹی عزت کا خیال جاتا رہتا ہے کیونکہ جب ہم اپنے گلی کوچوں میں جھاڑو دے کر انہیں صاف کریں گے' کچی سڑکوں کو پختہ بنائیں گے' ناہموار راستوں کو درست کریں گے' گندگی کے ڈھیروں کو صاف کر دیں گے تو کسی قسم کی جھوٹی عزت کا خیال ہمیں نہیں آئے گا۔

وقار عمل کے ذریعہ ہم اپنے فاضل وقت کو بہتر طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ فضول وقت ضائع کرنے سے سستی اور کاہلی پھیلے گی جبکہ اگر ہم اپنے فاضل اوقات تعمیری کاموں میں صرف کریں تو یہ وقت کا بہترین استعمال ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ تعمیری کام تعمیری سوچ پیدا کرنے کا موجب بنیں گے۔ بگڑے کام کو سنوارنے کے نتیجہ میں ہماری سوچ مثبت شاہراہ پر چلنی شروع ہو جائے گی اور ہم تعمیراتی امور میں مصروف ہو جائیں گے۔

وقار عمل ہمیں جفاکش اور ہنرمند بناتا ہے۔ عصر حاضر میں بے روزگاری پوری دنیا کے لئے پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں آبادی میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور وسائل میں کمی آرہی ہے۔ اگر ایسے ملک میں جہاں بے روزگاری بہت ہو اور ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھا جاتا ہو تو بے روزگاری اور جھوٹی عزت مل کر افلاس پیدا کرے گی اور غربت و افلاس کئی جرائم کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اس لئے اگر ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پڑ جائے اور اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو مشکل حالات میں کسی کا دست نگر نہیں ہونا پڑتا بلکہ آپ کے ہاتھ آپ کی روزی کا ذریعہ بن جائیں گے جس سے نہ صرف آپ خوشحال ہوں گے بلکہ معاشرہ بھی شاہراہ ترقی پر رواں دواں ہو جائے گا۔

وقار عمل محروم طبقے کے دلوں میں سے احساس محرومی ختم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ہمارے مزدور' کسان' ہاری' لوہار' ترکھان اور خاکروب وغیرہ جو اکثر احساس محرومی کا شکار دکھائی دیتے ہیں اور امیر و جاگیردار اور صاحب ثروت لوگوں کو اپنے سے بڑھ کر سمجھنے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں۔ اگر ہم کام کی عظمت کا شعور عملی طور پر پیدا کر دیں تو جہاں پر ہم وقار عمل کر رہے ہوں گے وہاں مزدور طبقے کی حوصلہ افزائی کر رہے ہوں گے اور انہیں احساس شرکت دلانے کا کام سرانجام دیں گے۔ جس سے امیر اور غریب' آجر و اجیر' حاکم و محکوم اور جابر و مجبور کے درمیان فاصلے کم ہو جائیں گے۔

عجز و انکساری کی صفت حمیدہ ہماری شخصیت کو ہردل عزیز بھی بناتی ہے اور خدا کے حضور بھی مقبول ہے۔ وقار عمل کے ذریعہ ہم اپنے اندر یہ خلق پیدا کر سکتے ہیں اور اس کے مقابل پر جھوٹی انا اور کبر جیسی عادات سے چھٹکارا بھی مل جاتا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہاں وقار عمل کی اہمیت ضرورت اور افادیت کا ذکر کیا ہے وہاں اس کے مادی ثمرات کا بھی مختصر ذکر کر دیا جائے جو اس تحریک کی برکت سے ہم حاصل کر سکتے ہیں:-

ناپختہ راستوں کو وقار عمل کے ذریعہ درست کر دیا جائے تو تمام راہ گیروں کے لئے سہولت کا سامان پیدا ہو جائے گا اور ہم سفری کلفت کو دور کر سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے گلی محلہ سے ان مقامات کی صفائی کر دیں جہاں گندگی نے جگہ لے لی ہے اس سے نہ صرف ہم ماحولیاتی آلودگی کو دور کر کے جگہ کو صاف ستھرا بنا دیں گے بلکہ مختلف قسم کے عوارض سے لوگوں کو بچالیں گے۔

مالی لحاظ سے بھی وقار عمل کے فوائد اور ثمرات حاصل کئے جا سکتے ہیں اور کئے گئے ہیں۔ اپنا قیمتی قومی و جماعتی سرمایہ وقار عمل کے ذریعہ بچایا جا سکتا ہے اور یہی رقم کسی دوسرے اہم امور پر خرچ کی جا سکتی ہے۔ وہ کام جو مزدوروں سے پیسے دیکر کروانا ہے وہ خود یا مل جل کر لیا جائے تو یوں بچت ہو جائے گی اور اس رقم کو خدا کی راہ میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ ہر شہر اور ہر ملک میں جہاں پر جماعت مستحکم قائم ہے اس تحریک کی برکات اور ثمرات سے پُر ہے۔ جہاں ماضی میں عظیم الشان وقار عمل کے ذریعہ سے رفاہ عامہ کے کام کئے گئے وہاں تعمیرات کے شعبہ میں بھی قابل ذکر مساعی ہوئی ہیں۔ جرمنی' انگلینڈ' آسٹریلیا اور کینیڈا وغیرہ کی بیوت الذکر اور جلسہ گاہیں آج بھی اس تحریک کا زندہ ثبوت ہیں۔ جہاں نہ صرف مالی بچت کر کے اس رقم کو دیگر کاموں پر خرچ کیا گیا بلکہ احباب جماعت کے اندر محنت و مشقت' تعاون و ہم آہنگی اور محبت کی فضا بھی قائم کرنے کا موقع ملا۔

پس آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم وقار عمل کی روح کو زندہ کریں اس کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں اور کام کی عظمت کو دنیا میں عام کریں جو ہمیں محنت اور جفاکشی کا درس دیتی ہے' جو معاشرے کو طبقاتی کشمکش سے بچاتی ہے۔ جس سے غریب طبقے کا احساس محرومی دور ہوتا ہے اور معاشرہ تعاون و محبت کی فضا میں نشوونما پاتا ہے۔

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

○ مکرم محمد اقبال صاحب باجوہ مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۳-۱۱-۴ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "صباحت احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام قادر صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب دارالصدر ربوہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر بھٹی صاحب گوجرانوالہ کے بہنوئی مکرم عبدالحق صاحب ناصر جن کا تعلق گوجرانوالہ سے تھا۔ مگر پاکستان بننے پر قادیان میں کافی عرصہ تک بطور درویش خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۵ دسمبر ۹۳ء کو قریباً ۷۰ سال کی عمر میں شیخ زاہد ہسپتال لاہور میں بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ آپ کو ساہی وال میں مختلف حیثیت میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم فضل دین صاحب بابت ترکہ محترمہ صغریٰ شمیم صاحبہ)

مکرم فضل دین صاحب ساکن مکان نمبر ۸/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ صغریٰ شمیم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ مکان نمبر ۸/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ جو میں نے اپنی اہلیہ کے نام خرید کر کے اس پر مکان تعمیر کروایا تھا۔ یہ مکان اب میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم طارق احمد صاحب (پسر)
۲۔ مکرم عارف احمد صاحب (پسر)
۳۔ مکرم بشارت احمد صاحب (پسر)
۴۔ محترمہ طلعت پروین صاحب (دختر)
۵۔ محترمہ روبینہ صاحبہ (دختر)
۶۔ مکرم فضل دین صاحب (خاوند)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

امراء صدران مربیان سیکرٹریان وقف نو اور والدین وقف نو کے نام

○ کیا آپ نے ہنگامی طور پر اپنا جائزہ مکمل کر لیا ہے کہ MTA کی نشریات کے ذریعہ سکھائی جانے والی زبانوں سے واقفین نو کہاں کہاں استفادہ کریں گے؟

آپ سے "فرداً فرداً" بھی گذارش کی گئی ہے۔ وقت گذر رہا ہے اور تاخیر سے بچوں کا حرج ہو گا۔

آپ باقاعدہ نقشہ بنا کر وکالت وقف نو کو مطلع فرمائیں کہ آپ کے حلقہ اختیار میں واقفین نو کے لئے آپ نے کیا عملی اقدامات کئے ہیں؟ ہر واقف نو کا الگ الگ ذکر فرمائیں کہ وہ کس سنٹر سے زبان سیکھنے کے لئے استفادہ کرے گا۔

(وکالت وقف نو)

انتخاب- عہدیداران بار ایسوسی ایشن- ربوہ ۱۹۹۴ء

(بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور رہبر فیصل آباد مورخہ ۹۴-۱-۲۰)

بار ایسوسی ایشن ربوہ کے حسب ذیل عہدہ داران متفقہ طور پر منتخب ہوئے ہیں۔

۱۔ صدر- میاں عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ (ہائی کورٹ)۔ ۲۔ نائب صدر- مہر محمد حیات لالی صاحب ایڈووکیٹ۔ ۳۔ جنرل سیکرٹری- چوہدری محمد اظفر احمد- ایڈووکیٹ۔ ۴۔ فنانس سیکرٹری- چوہدری محمد شریف خالد صاحب- ایڈووکیٹ (ہائی کورٹ)-۵- آڈیٹر- چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب ایڈووکیٹ- (ہائی کورٹ)- ۶- جائنٹ سیکرٹری- مہر محمد اختر ہرل ایڈووکیٹ ربوہ- ۷- سیکرٹری لائبریری- چوہدری سلیم احمد خالد- ایڈووکیٹ ربوہ-

علاوہ ازیں حسب ذیل ممبران عاملہ (Executive) بھی مقرر ہوئے۔

۱- چوہدری عبدالغفور برق ایڈووکیٹ (۲) چوہدری عبدالعزیز احمد ایڈووکیٹ (۳) سید ابصار حسین بخاری ایڈووکیٹ (۴) میاں محمد رمضان ایڈووکیٹ (۵) ملک عبدالرحمان اختر ایڈووکیٹ-

والدین اور سیکرٹریان واقفین نو متوجہ ہوں

○ بچوں کے ماہر ڈاکٹرز کی رائے ہے کہ ٹافیاں اور چیونگم وغیرہ بچوں کے لئے مضر صحت ہیں۔ ان سے دانتوں اور پیٹ کی بیماریاں پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے والدین گھروں میں بچوں کو ایسی اشیاء نہ دیں۔ اسی طرح سیکرٹریان واقفین نو سے درخواست ہے کہ بطور انعام 'اجلاسوں میں یا انفرادی طور پر بچوں کو ٹافیاں اور چیونگم تقسیم نہ کریں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

وقف عارضی کے متعلق ضروری اعلان

○ تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "وقف عارضی" کے لئے دو تا چھ ہفتے کی مدت مقرر ہے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے کم مدت کے وقف کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب جماعت اس اہم تحریک میں شامل ہو سکیں۔

ہر احمدی کو' خواہ وہ مرد ہو' یا عورت' کوشش کرنی چاہئے کہ وہ سال میں کم از کم ایک بار ضرور اس مبارک تحریک میں شامل ہو اور خدمت دین سے حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
وقف عارضی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

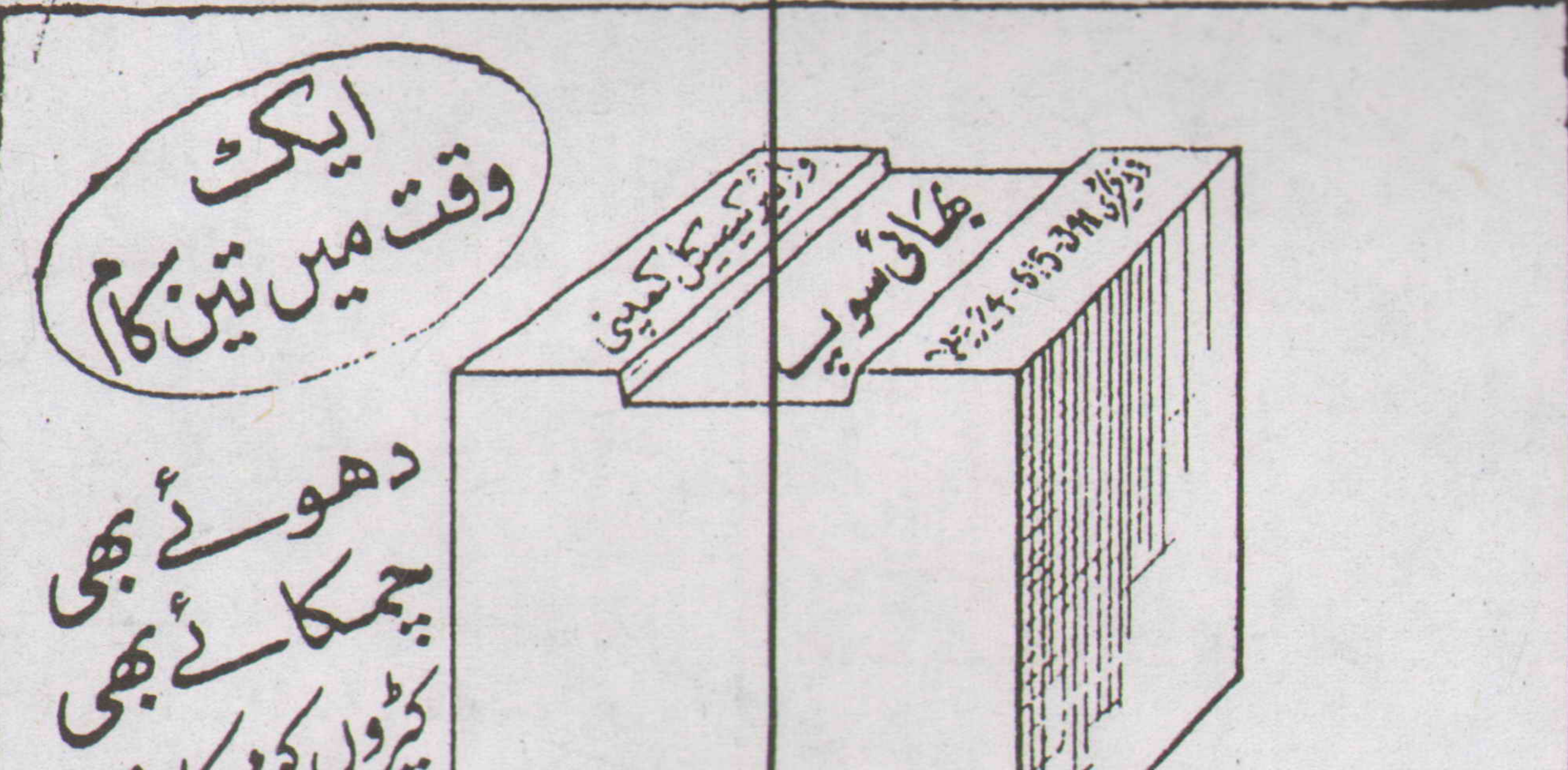

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۰۴۱-۷۶۶۴۷
فیکٹری ۶۱۵-۳۴۰/۵۲۴۰۴۰

خبریں

ربوہ :31 - جنوری-بادلوں کی وجہ سے دھوپ نہیں نکلی۔
درجہ حرارت کم ازکم 7 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس امیر ملک نے بلدیاتی ادارے توڑنے کے حکم کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ۳۱- مارچ تک نئے انتخابات کرانے کا حکم دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یکم اپریل سے بلدیاتی ادارے بحال متصور ہونگے۔ حکومت نے جنوری میں انتخابات کرانے کا اعلان کیا تھا لیکن اس سلسلہ میں اب تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ فاضل جج نے اپنے مختصر فیصلے میں لکھا ہے کہ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا بلدیاتی اداروں سے کوئی تعلق نہیں۔ کسی بلدیاتی ادارے میں بدعنوانیوں کے الزامات ثابت ہونے پر بھی تحلیل کے تین ماہ کے اندر انتخابات ہوتے ہیں لیکن اب پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔

○ سندھ میں جماعت اسلامی اور ایم کیو ایم کے درمیان سیاسی تعلقات کے قیام پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر دونوں جماعتوں نے اپنی ذیلی طلبہ تنظیموں میں باہمی اختلافات دور کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کر دی۔

○ روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ روس کشمیریوں کے حق خودارادیت کا حامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حق خودارادیت کی بنیاد پر سوویت یونین کے عذاب سے نجات حاصل کی ہے۔ حالیہ انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے نئے ابھرنے والے سیاسی لیڈر کے انقلابی خیالات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ' زرینووسکی پاگل ہے۔ روس کے عوام کی اکثریت یلسن کو نجات دہندہ سمجھتی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ سابق حکمرانوں سے سازباز کرنے والے اور نااہل افسروں کو کسی بھی وقت تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ عوامی نمائندوں کی اجازت اور اتفاق رائے سے پولیس اہلکاروں کے تبادلے و تعیناتی میں سیاسی مداخلت کا خاتمہ کر کے انہیں تین ماہ کی مہلت دی ہے۔ اس کے بعد جرائم اور ستم رسیدہ عوام سے زیادتی کی صورت میں متعلقہ ایس پی اور ڈی آئی جی سے بازپرس ہوگی۔

○ وزیر اعلیٰ کے پرنسپل ایڈوائزر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ منظور وٹو میرے بڑے بھائی کا درجہ رکھتے ہیں ان سے مراسم انتہائی دوستانہ ہیں۔ اس بارے میں کوئی ابہام نہیں کہ وٹو ہماری ٹیم کے سربراہ اور کیپٹن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری آزاد پالیسیوں سے بیرونی سرمایہ کاری کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ پاکستانی بااعتماد قوم ہیں۔ ہم نے توانائی کے شعبے میں اہم منصوبے شروع کئے ہیں۔

○ وزرائے اعظم کی رہائش گاہوں پر سرکاری خرچ سے متعلق سوال پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ ہو گیا۔ قومی اسمبلی کو بتایا گیا کہ ذوالفقار علی بھٹو کی رہائش گاہ پر ۴۸ لاکھ ۵۲ ہزار روپے' بے نظیر کی رہائش گاہ پر ۳۵ لاکھ' نواز شریف کی ماڈل ٹاؤن والی رہائش گاہ پر ایک کروڑ ۲۸ لاکھ (۵ لاکھ بجلی کا بل سوسائٹی ادا کرتی تھی) جونیجو کی رہائش گاہ پر ایک لاکھ ۸۲ ہزار' بلخ شیر مزاری ۷ لاکھ اور جتوئی کی رہائش گاہ پر ۳ لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہدایت کی ہے کہ جن وزیروں اور مشیروں نے گوشوارے نہیں دیئے وہ تین چار دن میں جمع کروادیں۔ انصاف لوگوں کی دہلیز تک پہنچانے کے لئے ٹھوس اور عملی اقدامات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

○ بھارت کے "زی ٹی وی" نے جو ڈش انٹینا کے ذریعے اپنی نشریات نشر کرتا ہے بے نظیر بھٹو کی ڈیوس (سوئٹزرلینڈ) میں کی گئی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تقریر سفارتی آداب سے ہٹ کر ایک "کراری" تقریر تھی۔ اس میں انہوں نے قائد اعظم اور ذوالفقار علی بھٹو کی طرح دوٹوک انداز اختیار کیا ہے۔ بے نظیر نے مسئلہ کشمیر کو بھی بین الاقوامی رنگ دینے کی کوششیں تیز کر دی ہیں جس سے ان کے آئندہ عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ بھارت کے لئے رائے شماری کا لفظ بے معنی ہے۔

○ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے مفاہمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں جبکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کے واضح امکانات تھے مذاکرات کا آغاز ہونا اہم پیش رفت ہے۔

○ گوجرانوالہ میں پیپلز پارٹی کے کنونشن میں ہنگامہ ہوا ایک دوسرے کو گالیاں دی گئیں۔ پہلوانوں نے نوجوانوں کو اٹھا کر خواتین پر پٹخ دیا۔ جہانگیر بدر بھٹو کے خون کے واسطے دیتے رہے۔ آخر لوڈشیڈنگ کی وجہ سے اجلاس ختم کر دیا گیا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ مارچ مئی میں اللہ کی پکڑ آئے گی۔ ہنٹر والا سب کی پٹائی کرے گا سب بھاگیں گے۔ اسلم بیگ بے نظیر سے سینٹ کا ٹکٹ کیوں مانگتے ہیں۔ وہ اس وقت (مارچ میں) ہوگی تو ٹکٹ دے گی۔ جنرل بیگ کو چاہئے کہ زرداری سے ٹکٹ مانگیں۔ بھاؤ جاننا چاہتے ہیں تو سٹاک ایکسچینج سے معلوم کریں۔ قاضی صاحب کا استعفیٰ جماعتی فیصلہ ہے۔ وہ انتخابات کے دنوں میں ہمارے اخبارات میں بھی اشتہار دیتے تو ان سے ہمدردی کرتا۔

○ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے صاحبزادے مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کا مزار پیپلز پارٹی اپنے فنڈ سے بنائے۔

○ ایک اخبار کے زیر اہتمام لاہور میں منعقدہ کھلی کچہری سے خطاب کرتے ہوئے مشیر اعلیٰ پنجاب فیصل صالح حیات نے کہا کہ افسر پرانی حرکتیں چھوڑ دیں ورنہ برا حشر ہوگا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت کی روزانہ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے دن تک سرکاری افسران اپنے دفتر میں کھلی کچہری لگائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال ۲ لاکھ افراد کو روزگار فراہم کیا جائے گا۔

○ فلور کراسنگ کا آرڈیننس ۲- فروری کو ختم ہو رہا ہے۔ متبادل تیار نہیں کیا گیا۔ سیاسی صورت حال غیر مستحکم ہو جانے کا خدشہ ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے اتحاد میں "شریف لوگ" رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ غلام اسحاق اپنوں کا مارا ہوا ہے جب اپنے ان کی خبر نہیں لے رہے تو میں ان کی خبر کیوں لوں۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ یہ وڈیروں کی حکومت ہے۔ ۱۰۰ دن میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ میں وزیر اعظم سے اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے جون میں وطن واپس آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم جلد واپس آکر پیلی گاڑیوں کی سکیم دوبارہ شروع کر دیں گے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ اخبارات اپوزیشن کی تنقیدی سیاست کی حوصلہ شکنی کریں۔ نواز شریف نے ذاتی فائدے کے لئے ملکی مفادات قربان کئے۔

کلینک ٹائم
بھٹی ہومیو کلینک
دارالیمن وسطی ربوہ
فی الحال صبح ۸ تا ۱۰ بجے
رحمت بازار
صبح ۱۰ تا ۱½ بجے
شام ۴ تا ۷½ بجے

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE	120
بول بستری کورس	BED URINE COURSE	35
مٹی چھوڑ کورس	MITTI CHOUR COURSE	25
بے بی گروتھ کورس	BABY GPOWTH COURSE	40
سوکھا پن کورس	MARASMUS COURSE	60
بے بی ٹانک	BABY TONIC	12
آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20
بے ترتیب دانت کیور	IRRBOULER TEETH CURE	20

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام

● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون: ۹۰۶
●- ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ٹو گلی ۳۲ اسلام آباد
●- ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ
●- ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی فون: ۵۴۸۱۶۹ PP
●- ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۶۴ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

پتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah